آبِ زمزم کے فضائل ومسائل

مؤلف

مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالرحمن کوثر مدنی حفظہ اللہ

خلف الرشید:

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنی رحمۃ اللہ علیہ

کتاب کا نام: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آبِ زمزم کے فضائل ومسائل

مؤلف: ۔۔۔۔حضرت مولانا مفتی عبدالرحمن کوثر مدنی حفظہ اللہ تعالی

ترتیب: ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔حمّادُ الرحمن حجازی ابن المؤلف

اشاعتِ ثانی: ۔۔۔۔۔۔۔۔ذوالقعدہ ۱۴۲۹ھ۔مطابق نومبر ۲۰۰۸ء

نوٹ

جو اس کتاب کو اللہ کے لئے شائع کرنا چاہے

وہ مؤلف سے مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کرے:

ملنے کا پتہ:

مفتی عبدالرحمن الکوثر مہاجر مدنی

المدينة المنورة، المملكة العربية السعودية

پوسٹ بوکس: 1101، موبائل: 0502311831

فہرست مضامین

مقدمۃ از مؤلف ---------- ۶

آب زمزم کے مبارک نام ---------- ۷

فضائل آب زمزم ---------- ۱۳

بئر زمزم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب مبارک کی برکت موجود ہونے کا بیان --- ۱۳

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مبارک آبِ زمزم سے دھونے کا بیان ---------- ۱۴

آب زمزم روئے زمین پر سب سے افضل پانی ہے ---------- ۱۵

آب زمزم گھر والوں کیلئے بہترین مدد ہے ---------- ۱۵

ماءِ زمزم کھانا ہے اور شفاء ہے ---------- ۱۶

زمزم کو سیر ہو کر نہ پینا منافقین کی علامت ہے ---------- ۱۶

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بے انتہاء خوشی ---------- ۱۷

طواف کے بعد زمزم پینا اور سر پر ڈالنا ---------- ۱۷

آب زمزم سے بچہ کی تحنیک کرنے کا بیان ---------- ۱۸

تمام پانیوں کے سردار آب زمزم کا ظہور فرشتوں کے سردار کے ذریعہ ہوا --- ۱۸

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا قصہ ---------- ۱۹

ماءِ زمزم جنت سے جاری ہے ---------- ۱۹

آب زمزم سے بخار کو ٹھنڈا کرنا ---------- ۲۰

قربِ قیامت تک ماءِ زمزم کا بقاء ---------- ۲۰

آبِ زمزم کو دیکھنا بھی عبادت ہے ---------- ۲۰

آبِ زمزم پینے کے آداب ---------- ۲۱

بعض فقہی مسائل متعلقہ آبِ زمزم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
آب زمزم سے وضو کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
ماءِ زمزم سے ناپاکی دھونے کی ممانعت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۲
آب زمزم سے غسل کرنا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳
آبِ زمزم میں پانی ملانا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۳
آبِ زمزم کو مکۃ المکرمہ سے اپنے علاقوں میں لیجانا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۴
آب زمزم فروخت کرنے کا حکم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵
آب زمزم گرم کرنے کا حکم ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۵
آبِ زمزم کھڑے ہو کر پیا جائے یا بیٹھ کر ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶
آب زمزم سے کفن دھونا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۶
آب زمزم سے شفایاب ہونے والے حضرات کے چند واقعات ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷
فالج کے مرض سے شفایاب ہونے کا واقعہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۷
امام زین الدین العراقی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۸
احمد بن عبداللہ الشریفی رحمۃ اللہ علیہ کا شفا پانا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۸
علامہ ابن قیم کا آب زمزم پی کر شفایاب ہونا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۸
الشیخ عبدالرحمن بن مصلح رحمۃ اللہ علیہ کا شفایاب ہونا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۹
آب زمزم پیتے وقت اہل اللہ کی دعا اور نیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۹
زمزم پیتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۹
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۲۹
حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نیت ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۳۰
امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا تیر اندازی میں صحیح ہدف ہونے کی نیت سے پینا ۔۔۔ ۳۰

ابوعبداللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف وتالیف میں مہارت حاصل ہونے کی نیت سے
زمزم پینا -- ۳۱
سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمزم پینے والے کو سو حدیثیں سنانا ---------- ۳۱
علامہ ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قیامت کے دن کی پیاس سے بچنے کی نیت سے زمزم
پینا۔ ۳۲
علامہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب قصہ -------------------- ۳۲
علامہ ابوبکر ابن عیاش کا زمزم شریف سے دودھ پینا ---------------- ۳۳
ایک نیک وصالح چرواہے کو آبِ زمزم سے دودھ حاصل ہونا ------------ ۳۴
امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی نیت ------------------------------ ۳۴
دورِ حاضر کے واقعات -- ۳۵
۱۔حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ ---------- ۳۵
۲۔مؤلف کا قصہ -- ۳۵
۳۔مؤلف کا قصہ -- ۳۶
۴۔مؤلف کا قصہ -- ۳۶
۵۔علی الحق صاحب کا قصہ ------------------------------------ ۳۷
۶۔حماد الرحمن کا قصہ -------------------------------------- ۳۸
ایک اہم اور ضروری نوٹ: ---------------------------------- ۳۹

///

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ سید الأنبیاء والمرسلین سیدنا ونبینا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ أجمعین أما بعد

رسالہ ہذا میں بندہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آبِ زمزم جیسے مبارک پانی کے فضائل وآداب ومسائل جمع کئے ہیں اور ساتھ ساتھ ان حضرات کے واقعات بھی لکھ دیئے ہیں جو اس مبارک پانی کو پی کر بفضل اللہ تعالیٰ شفایاب ہوئے اور اہل اللہ کی اس پانی کو پیتے وقت کیا کیا نیتیں تھیں؟ اور اس دور کے بھی چند واقعات لکھ دیے ہیں، اور بندہ نے اس کتاب کے لکھنے میں شیخ سائد بکداش کی کتاب "فضل ماءزمزم" سے بھی استفادہ کیا ہے، اللہ تبارک وتعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ بندہ کے اس رسالہ کو اور دیگر تمام تالیفات کو قبول فرمالیں اور ان کا نفع ہر عام وخاص کو پہنچادیں۔

وصلی اللہ وسلم وبارک وأنعم علیٰ إمام الأنبیاء والمرسلین وعلیٰ آلہ الطیبین الطاهرین وعلیٰ صحابته أجمعین ومن تبعهم بإحسانٍ إلیٰ یوم الدین۔

العبد الفقیر الی اللہ تعالیٰ
عبد الرحمن الکوثر عفا اللہ عنہ وعافاہ وجعل الآخرتہ خیرا من أولاہ
ابن حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلندشہری مہاجر مدنی
رواہ اللہ من الکوثر الأحلیٰ وأسکنہ الفردوس الأعلیٰ

بالمدینۃ المنورۃ (علیٰ صاحبہا ألف ألف صلاۃ وسلام) ۹ ۳ شوال ۱۴۲۸ھ

آب زمزم کے مبارک نام

زمزم: اس مبارک پانی کا سب سے مشہور نام زمزم ہے، زمزم کے معنی بہت زیادہ پانی کے ہیں جب زمزم کا پانی ظاہر ہوا تو بہت تیزی سے ظاہر ہوا، جب ظاہر ہوا تو اس میں ایک آواز بھی تھی...... واللہ تعالیٰ اعلم

برکۃ: یعنی نہایت برکت والا پانی، اسکو پینے سے کیونکہ بہت برکتیں حاصل ہوتی ہیں اسلئے اس کا نام برکت بھی رکھا گیا ہے۔

سیدۃ: یعنی تمام پانیوں کا سردار، روئے زمین پر اس سے افضل پانی نہیں، اسلئے اس کا نام سیدہ بھی رکھا گیا ہے۔

نافعۃ: یعنی نفع مند، اسکے پینے سے بہت سے منافع ہوتے ہیں اسلئے اس کا نام نافعہ بھی رکھا گیا ہے۔

طاہرۃ: یعنی پاک وصاف، یہ پاک وصاف پانی ہے اسکو بار ہا ٹیسٹ کیا گیا ہے یہ تمام جراثیم سے پاک نکلا اس میں کسی بھی قسم کے جراثیم نہیں پائے جاتے، اس کا پانی باعث صحت وعافیت ہے۔

ظاہرۃ: یعنی ظاہر ہونے والا کیونکہ یہ مبارک پانی ظاہر رہتا ہے اور اس سے فائدہ حاصل ہونا بھی ظاہر ہے اس لئے اس کا نام ظاہرۃ بھی ہے۔

طیبۃ: پاکیزہ، یہ پانی کیونکہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلاۃ

والسلام کے صاحبزادہ حضرت اسماعیل علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کیلئے من جانب اللہ جاری کیا گیا تھا اسلئے یہ طیبہ کے نام سے بھی موسوم ہے۔

شفاء: اسکو پینے سے اللہ تعالیٰ کے حکم سے شفاء ہوجاتی ہے اسلئے یہ شفاء کے نام سے بھی موسوم ہے۔

حرمية: یعنی حرم والا، کیونکہ اس کا منبع حرم مکہ میں ہے، اسلئے اسکا نام حرمیہ بھی رکھا گیا ہے۔

مروية: یعنی رگوں میں سرایت کرنے والا، کیونکہ یہ رگوں میں سرایت کرتا ہے اور تمام انسانی اعضا کو اس کے پینے سے غذا حاصل ہوتی ہے اسلئے اسکا نام مرویہ بھی ہے۔

رواء: یعنی خوب زیادہ سیراب کرنے والا، اس مبارک پانی سے لاکھوں آدمی خوب سیراب ہورہے ہیں اسلئے اسکو رواء بھی کہا جاتا ہے۔

مضنونه: یعنی قابل بخل، کیونکہ مؤمن اس مبارک پانی کو منافق وکافر کو دینے میں بخل کرتا ہے یعنی مؤمن کا جی نہیں چاہتا کہ اس مبارک پانی کو کسی منافق یا کافر کو پلائے اس لئے اس کو مضمونہ بھی کہتے ہیں اور اس مبارک پانی کو غیر مؤمن سیر ہوکر نہیں پی سکتا صرف مؤمن ہی اس کو سیر ہوکر پیتا ہے۔

عونة: یعنی مدد، کیونکہ یہ پانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص مدد کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے اسلئے اسکو عونہ بھی کہتے ہیں۔

معذبة: یعنی میٹھا، اس پانی کو جب مؤمن بندہ پیتا ہے تو اسے نہایت میٹھا اور

لذیذ معلوم ہوتا ہے، اسلئے اسکو معذبہ بھی کہا جاتا ہے۔

سالمة : یعنی سلامتی والا، یہ پانی کیونکہ جراثیم وغیرہ سے بالکل سالم ہے اسلئے اسکو سالمہ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

شبعة : سیر کرنے والا، کیونکہ اس پانی سے بھوک بھی دور ہوجاتی ہے اور پیٹ بھر جاتا ہے اسلئے اس کا نام شبعہ بھی ہے۔

كافية: یعنی کفایت کرنے والا، کیونکہ اسکو کھانے کی نیت سے پیا جائے تو اللہ کے حکم سے پیٹ بھر جاتا ہے اور پیاس دور کرنے کی نیت سے پیا جائے تو پیاس ختم ہوجاتی ہے بلکہ جس نیت سے بھی پیا جائے وہ باذن اللہ پوری ہوجاتی ہے اسلئے اسکے ناموں میں کافیہ بھی ہے۔

عافية : یعنی عافیت والا، کیونکہ اسے پینے سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم سے عافیت حاصل ہوتی ہے اور اسکو مستقل پینے والا کمزوری سے محفوظ رہتا ہے اسلئے اسکو عافیت بھی کہا جاتا ہے۔

مؤنسة : یعنی انس والا، کیونکہ یہ اہل حرم کے لئے باعث انس ہے اسلئے اسکو مؤنسہ بھی کہا جاتا ہے۔

طعام الأبرار : یعنی نیک لوگوں کا کھانا، کیونکہ نیک لوگ اس کو خاص نیت سے پیتے ہیں اس لئے اسکو طعام الابرار بھی کہتے ہیں۔

مغذية : یعنی غذائیت پہنچانے والا، آب زمزم پی کر غذائیت حاصل ہوتی ہے

اس لئے اس کا نام مغذیہ بھی ہے۔

شراب الأبرار : یعنی نیک لوگوں کا شربت کیونکہ نیک لوگ اس کو پی کر خاص کیف حاصل کرتے ہیں اسلئے اسکو شراب الابرار سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

مجلیة البصر : یعنی بینائی کو تیز کرنے والا، جس کی آنکھ میں تکلیف ہو یا نظر کمزور ہو تو وہ اسکو بینائی تیز ہونے کی نیت سے پیئے تو بفضل اللہ تعالیٰ اسکی بینائی صحیح ہوجائے اسلئے اس کا نام مجلیة البصر بھی ہے۔

اور یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ آب زمزم کو دیکھنے سے بینائی بڑھتی ہے۔

صافیة : یعنی صاف ستھرا، کیونکہ یہ پانی صاف ستھرا ہے اس میں کسی قسم کے جراثیم کی آمیزش نہیں اسلئے اس کو صافیہ بھی کہا جاتا ہے۔

همزة جبريل : کیونکہ یہ پانی حضرت جبریل علیہ السلام کے زمین پر پر مارنے سے جاری ہوا اسلئے اس کا نام ہمزۃ جبریل بھی ہے

وطأة جبريل: وطاۃ کے معنی روندنے کے آتے ہیں، کیونکہ حضرت جبریل علیہ السلام وہاں تشریف لائے اور اس جگہ پر ان کے پاؤں پڑے اس لئے اس کو وطاۃ جبریل بھی کہا جاتا ہے۔

سقاية الحجاج: یعنی حاجیوں کو سیراب کرنے والا، کیونکہ اس مبارک پانی سے حجاج کرام کی خوب سیرابی ہوتی ہے اس لئے اسکو سقایۃ الحجاج سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔(اخبار مکہ للفاکہی 14/2)

بشریٰ: حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام جب پانی ڈھونڈ رہی تھیں اور اپنے بچے کی پیاس سے سخت پریشان تھیں اور ظاہری حالت سے مایوس ہو چکی تھیں تو یہ پانی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظاہر کیا گیا تو ان کے لئے انکے بیٹے حضرت اسماعیل (علی نبینا و علیہ الصلاۃ و السلام) کی زندگی کیلئے بشارت بن کر نمودار ہوا اسلئے اسکو بشریٰ بھی کہا جاتا ہے

عاصمة: یعنی اسکو سیر ہو کر پینے والا نفاق سے محفوظ ہے اس لئے اسکو عاصمۃ بھی کہا جاتا ہے۔

غیاث: یعنی مدد کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کی آب زمزم کے ذریعہ مدد فرمائی اس لئے اسکو غیاث سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

مأثرة العباس: حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو آب زمزم پلانے کیلئے خاص فرمایا تھا اور ان کو دوسروں پر ترجیح دی تھی اس لئے ماثرۃ العباس سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔

مفداة: یہ فدا ہونے سے ہے، فداء کے معنی تعظیم اور بڑائی کے ہیں، قابلِ عظمت پانی

نقرة الغراب الاعصم: غراب اعصم کا معنی ہے سفید پیٹ والا کوّا، یہ نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ عبد المطلب کو خواب میں کنواں کھودنے کا حکم ملا تو آپ نے پوچھا یہ کنواں کس جگہ ہے؟ تو بتایا گیا کہ ''عند قریة النمل عند نقرة الغراب

الأعصم'' کہ قریۂ نمل کے پاس جہاں ایک سفید پیٹ والا کوّا ٹھونگیں مار رہا ہوگا ،نقرۃ کے معنی ہیں پرندے کے انڈے رکھنے کی جگہ، یہاں سفید پیٹ والے کوے کے لئے غراب اعصم لفظ استعمال کیا گیا۔(اخبار مکہ للفا کہی 2/14)

اعصم کے ایک معنی سرخ چونچ اور سرخ پیروں والے کے ہیں،

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے غراب اعصم کے معنی صرف سفید پیٹ والے کوے کے کیے ہیں ،امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث کے سلسلہ میں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا عورتوں میں شریف عورت کی مثال ایسی ہے جیسے سینکڑوں کوّوں میں غراب اعصم ،یعنی سفید پیٹ والا کوّا۔

غراب اعصم کے ایک معنی سفید پروں والے اور ایک معنی وہ کوا جس کا ایک پنجہ سفید ہو سے بھی کیا گیا ہے۔(سیرت حلبیہ ص ۷ ج ۱ قسط ۲)

فضائل آب زمزم

بئر زمزم میں آنحضرت ﷺ کے لعاب مبارک کی برکت موجود ہونے کا بیان

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: جاء النبی ﷺ إلیٰ زمزم فنزعنا له دلواً، فشرب ثم مج فیھا، ثم افرغناھا زمزم، ثم قال: لو لا ان تغلبوا علیھا لنزعت بیدي۔ (رواہ احمد 467/5 وھو حدیث صحیح)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ زمزم کی طرف تشریف لائے سو ہم نے آنحضرت ﷺ کے لئے بئر زمزم میں ڈول ڈال کر آب زمزم پیش کیا، سو آنحضرت ﷺ نے نوش فرمایا پھر اس ڈول میں کلی فرمادی، پھر ہم نے اس ڈول کا پانی (جس میں آنحضرت ﷺ نے کلی فرمائی تھی) زمزم کے کنویں میں ڈال دیا، اس کے بعد آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر مجھے یہ ڈر نہ ہوتا کہ تم آب زمزم کے کنویں سے از خود پانی نکالنے کیلئے غلبہ کرو گے تو میں اپنے ہاتھ سے پانی نکالتا۔ (مسند احمد 5/ 67)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دل مبارک آبِ زمزم سے دھونے کا بیان

عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ "کان ابو ذر رضی اللہ عنہ یحدث" أنّ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ((فرج سقفي وأنا بمكة، فنزل جبريل علیہ السلام ففرج عني صدري، ثمّ غسله بماء زمزم ،ثم جاء بطست من ذهب ممتلئٍ حكمة وإيماناً، فأفرغها في صدري، ثم اطبقه، ثم أخذ بيدي فعرج الى السماء الدنيا، قال جبريل لخازن السماء :افتح۔قال : من هذا ؟ قال جبريل۔۔۔۔۔الحديث۔))

(رواہ البخاری: کتاب الحج/باب ماجاء فی زمزم)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "میں مکہ میں تھا کہ میرے (گھر کی) چھت شق کی گئی سو جبریل علیہ السلام اترے اور میرا سینہ کھولا، پھر اس کو آب زمزم سے دھویا، پھر طست لے کر آئے جو حکمت اور ایمان سے بھرا ہوا تھا سو اس کو (یعنی ایمان وحکمت کو) میرے سینہ میں بھر دیا، پھر میرا سینہ جوڑ دیا، پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے آسمان کی طرف لے کر چڑھے، جبریل نے آسمان کے خازن سے فرمایا کہ کھول، اس نے کہا تم کون ہو؟ جبریل نے کہا کہ میں جبریل ہوں" (بخاری 156/2 رقم الحدیث 1636)

اس کے علاوہ اور بھی بعض حدیثیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قلب مبارک کئی مرتبہ آب زمزم سے دھویا گیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

آبِ زمزم روئے زمین پر سب سے افضل پانی ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: قال رسول اللہ ﷺ: ((خیر ماء علی وجه الأرض ماء زمزم فیه طعام من الطعم وشفاء من السقم،))

(رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''روئے زمین پر سب سے بہتر پانی آبِ زمزم ہے۔ اس میں کھانے والے کیلئے کھانا ہے، اور بیمار کے لئے شفاء ہے۔ (طبرانی)

تشریح: آبِ زمزم دنیا کے تمام پانیوں سے افضل واشرف ہے علماء کرام کا اجماع ہے کہ ماءِ زمزم دیگر تمام پانیوں سے افضل واشرف ہے، سوائے اس پانی کے جو حضرت نبی کریم ﷺ کی انگلی مبارک سے جاری ہوا۔

آبِ زمزم گھر والوں کیلئے بہترین مدد ہے

وعن ابی الطفیل عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال: سمعته یقول کنا نسمیها شباعة، یعنی زمزم، وکنا نجدها نعم العون علی العیال۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجاله ثقات)

ترجمہ: ابوالطفیل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرماتے ہوئے سنا کہ ہم زمزم کو سیر کرنے والا (کھانا) کہتے تھے اور اسے اپنے گھر والوں کے لئے بہترین مدد پاتے تھے۔ (طبرانی 9/138)

ماءزمزم کھانا ہےاور شفاء ہے

عن ابی ذر رضی اللہ عنہ قال: زمزم طعام طعم وشفاء السقم۔

(رواہ الطبرانی فی الکبیر والصغیر ورجالہ ثقات، والبزار)

وفی الصغیر عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انہا مبارکۃ انہا طعام طعم۔

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ آب زمزم میں کھانے والے کے لئے کھانا ہےاور بیمار کے لئے شفاء ہے۔

(طبرانی صغیر 1/168)

زمزم کوسیر ہوکر نہ پینا منافقین کی علامت ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

((انّ آیۃ مابیننا وبین المنافقین إنھم لا یتضلعون من زمزم۔))

(رواہ ابن ماجہ: کتاب المناسک، باب الشرب/باب الشرب من ماءزمزم، وسنن الدار قطنی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد گرامی فرمایا کہ ہمارے اور منافقین کے درمیان (فرق کرنے والی) یہ نشانی ہے کہ یہ (منافقین) زمزم کو سیر ہو کر نہیں پیتے ہیں۔

(ابن ماجہ 4/248 حدیث نمبر 3061، دار قطنی)

تشریح: حدیث بالا سے یہ سبق مل رہا ہے کہ مؤمن کو آب زمزم خوب سیر ہو کر پینا

چاہئے ، پس جو زمزم خوب سیر ہو کر پیے گا اس کو نفاق سے براءت حاصل ہوگی ، اور اہل ایمان میں سے ہونے کی اس کے لئے بشارت ہوگی (ابن ماجہ)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بے انتہاء خوشی

ابن سعد نے طبقات کبریٰ ج ۴ ص ۱۵ میں روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو زمزم پلانے کی خدمت سپرد فرمائی تو ان کو بہت ہی زیادہ خوشی ہوئی ، اس شرف اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مجھے زمزم عطا فرمایا اور اگر مجھے مکہ کے سارے مال بھی عنایت فرما دیتے تو اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی مجھے زمزم کے عنایت فرمانے سے ہوئی ہے۔

طواف کے بعد زمزم پینا اور سر پر ڈالنا

عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی ﷺ رمل ثلاثة اشواط من الحجر الی الحجر ، وصلیٰ رکعتین ، ثم ذهب الیٰ زمزم فشرب منها ، وصب علیٰ رأسه ، ثم رجع فاستلم الركن ، ثم رجع الیٰ الصفا فقال:

((ابدؤوا بما بدأ الله عز وجل به)) (رواه احمد باسناد جید)

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے (طواف کے) تین چکروں میں حجر اسود سے حجر اسود تک رمل کیا ، اور (پھر) دو رکعتیں ادا فرمائیں ، پھر حجر اسود کی طرف تشریف لے گئے ، پھر زمزم کی طرف

تشریف لے گئے سواس میں سے نوش فرمایا، اوراپنے سر پر ڈالا، پھر واپس تشریف لائے اور حجر اسود کا استلام فرمایا، پھر صفا کی طرف تشریف لے گئے اور فرمایا کہ ”ابتدا کرو اس سے جس سے اللہ عزوجل نے ابتدا فرمائی“

(رواہ احمد 23/399 رقم الحدیث 15243 وسندہ جید)

آب زمزم سے بچہ کی تحنیک کرنے کا بیان

فاکہی نے اخبار مکہ میں روایت کیا ہے کہ حبیب بن ابن ثابت کہتے ہیں میں نے عطا سے پوچھا کہ میں زمزم کے پانی کو مکہ سے کہیں اور لے جا سکتا ہوں؟ فرمایا ہاں حضور ﷺ اس کو بوتلوں میں بھر کر لے جایا کرتے تھے۔ اوراس کے ذریعے حضور اکرم ﷺ نے عجوۃ کھجور سے (ملاکر) حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کی تحنیک فرمائی۔ (اخبار مکہ للفاکہی: ۲/۵۱)

تمام پانیوں کے سردار آبِ زمزم کا ظہور فرشتوں کے سردار کے ذریعہ ہوا

آب زمزم کا ظہور سید الملائکہ فرشتوں کے سردار حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ کیا گیا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو پانی خود ہی نکل آتا، لیکن اللہ نے چاہا کہ اس پانی کی فضیلت کو ظاہر کیا جائے اور جس کے لئے یہ پانی نکالا گیا ہے اس کے مرتبہ کی عظمت کا اظہار کیا جائے۔ لہٰذا فرشتوں کے سردار

حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا انہوں نے اپنے پر کو زمین پر مارا تو یہ مبارک پانی مبارک جگہ پر مبارک ذات کے لئے اور مبارک فرشتے کے واسطے سے نکلا اس وجہ سے اس کی فضیلت اور عظمت و برکت بڑھ گئی اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے جس کو چاہتے ہیں یہ فضیلت عطا فرماتے ہیں (بہجۃ النفوس لابن ابی جمرۃ: ۳/۱۸۹)

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا قصہ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے قصہ کی طویل حدیث میں ہے کہ اے میرے بھتیجے! میں تیس دن تک اس حال میں رہا کہ دن اور رات میں میرے پاس کھانے کیلئے سوائے زمزم کے کچھ نہیں تھا۔ تو میں آبِ زمزم پی پی کر موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی تمام سلوٹیں دور ہو گئیں۔ اور میں نے اپنے اندر ذرا بھی بھوک محسوس نہیں کی۔ اسکے بعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور حجر اسود کو چوما اور بیت اللہ کا طواف کیا، انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ تم کب سے یہاں ہو؟ میں نے عرض کیا میں تیس دن سے یہاں ہوں۔ پوچھا تمہیں کون کھانا کھلاتا تھا؟ میں نے عرض کیا میرے پاس کھانے کے لئے سوائے زمزم کے کچھ نہ تھا، میں موٹا ہو گیا یہاں تک کہ میرے پیٹ کی سلوٹیں دور ہو گئیں اور میں نے اپنے اندر ذرا بھوک محسوس نہیں کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ مبارک پانی ہے یہ بھوک کا کھانا ہے۔

(رواہ مسلم 4/1919 حدیث نمبر 132 کتاب فضائل الصحابہ رضی اللہ عنہم)

ماءِ زمزم جنت سے جاری ہے

عبدہ بنت خالد بن معدان اپنے والد حضرت خلد ابن معدان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتی ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے: ”ماءِ زمزمَ وعینُ سلوانَ التی فی البیتِ المقدِسِ من الجنة“ یعنی آبِ زمزم اور عین سلوان جو بیت مقدس میں ہے دونوں جنت سے (جاری) ہیں۔ (اخبارِ مکہ للفاکہی، جزء ۳)

آبِ زمزم سے بخار کو ٹھنڈا کرنا

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: ((إن الحمّی من فیح جهنم فأبردوها بماءِ زمزم)) (رواہ أحمد ۱/۲۹۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک بخار جہنم کی لپٹ میں سے ہے سو اس کو آبِ زمزم سے ٹھنڈا کرو“۔

قربِ قیامت تک ماءِ زمزم کا بقاء

أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَرْفَعُ الْمِيَاهَ الْعَذْبَةَ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَتَغُورُ الْمِيَاهُ غَيْرَ زَمْزَمَ. اللہ تبارک وتعالیٰ قیامت کے قریب تمام زمین سے میٹھا پانی خشک کردیں گے، مگر زمزم کا پانی اس وقت بھی باقی رہے گا۔

(اخبارِ مکہ للازرقی 61/2)

آبِ زمزم کو دیکھنا بھی عبادت ہے

فاکہی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے: ((النّظرُ فی زمزمَ عبادۃٌ وھیَ تحُطُّ الخطایَا))

ترجمہ: زمزم کی طرف نظر کرنا عبادت ہے اور وہ گناہوں کو مٹاتا ہے۔

(رواہ الفاکہی فی اخبار مکۃ مرسلا 2/39)

آبِ زمزم پینے کے آداب

آب زمزم پینے کے متعدد آداب ہیں جو ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ (۲) تین سانسوں میں پینا۔

(۳) سانس لیتے وقت برتن کو منہ سے ہٹالینا۔

(۴) قبلہ رخ ہونا، جیسا کہ حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے طریقہ بیان فرمایا۔

(۵) خوب سیر ہوکر پینا۔

(۶) کوئی بھی دنیا وآخرت کی خوبی حاصل ہونے کی نیت کر کے پینا، کیونکہ آب زمزم کے بارے میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: ((ماءزمزم لما شرب لہ))

ترجمہ: ماءزمزم جس لئے پیا جائے وہ حاصل ہو جاتا ہے۔

(۷) آخر میں الحمد للہ کہنا، اور اگر ہر سانس پر الحمد للہ کہا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

(۸) الحمد للہ کہنے کے بعد یہ دعا پڑھنا: ((اللهم انی اسئلک علماً نافعاً ورزقاً واسعاً وشفاءً من کل داء))، یہ دعا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ثابت ہے (اخبار مکہ للفاکہی 2/40) اور بعض حضرات سے ((واغسل به قلبي واملأه حكمةً وإيماناً)) بھی منقول ہے۔

(۹) اگر پہلے سے کھڑا ہوا ہے تو کھڑے ہوکر پی لے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نوش فرمایا، اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو کھڑے ہوکر پینے کا تکلف نہ کرے، کیونکہ ایسا کرنا ثابت نہیں۔

(۱۰) قبلہ رخ ہوکر پینا۔

بعض فقہی مسائل متعلقہ آبِ زمزم

آب زمزم سے وضو کرنا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی روایت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آب زمزم کا ڈول طلب فرمایا پھر اس میں سے نوش فرمایا اور وضو فرمایا......الحدیث

(رواه عبدالله ابن احمد فی زوائد المسند ۱/۷۶، باسنادٍ صحیح)

فائدہ: اس حدیث سے واضح ہوگیا کہ آب زمزم سے وضو کرنا درست ہے، اور

صرف اتنا ہی نہیں کہ جائز ہے بلکہ تبرکاً کرنا بھی چاہئے اس میں اتباع سنت بھی ہے اورآبِ زمزم کی برکات بھی حاصل ہونگی۔(شامی ۱/۱۸۰، ومناسك ملا علی القاری ۳۳۰)

ماءزمزم سے ناپا کی دھونے کی ممانعت

ماء زمزم سے کوئی نجاست دھونا ناجائز ہے، ناپاک بدن یا ناپاک کپڑا دھونا یاایسی جگہ دھونا جونجس ہوسب حرام ہےاوراس سے استنجاء کرنا بھی حرام ہے ، کیونکہ ایسا کرنا آبِ زمزم کی بے حرمتی ہے۔(مناسک ملاعلی القاری ۳۳۰)

اور شامی میں ہے : ویکرہ الاستنجاء بماء زمزم وکذا إزالة النجاسة الحقیقة من ثوبه أو بدنه حتیٰ ذکر بعض العلماء تحریم ذلک۔
(شامی: ج ۲/ص ۳۵۲)

آب زمزم سے غسل کرنا

آب زمزم سے غسل کرنے کا کیا حکم ہے؟

آب زمزم سے غسل جنابت نہیں کرنا چاہئے جیسا کہ ملاعلی قاری نے پنے مناسک میں لکھا ہے، یقول: لا ینبغی ان یغتسل به جنب ، اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: "لَا أُحِلُّهَا لِمُغْتَسِلٍ (اخبار مکه للازرقی 61/2) اس زمزم کے پانی کو میں غسل کرنے والے کیلئے جائزنہیں سمجھتا، ہاں البتہ اگرکوئی حالت جنابت میں ہواورزمزم کے علاوہ اورکوئی پانی موجود نہ ہوتو مجبوراً ماءزمزم سے ہی غسل کرنا

پڑیگا، زمزم کے موجود ہوتے ہوئے تیمم جائز نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فلم تجدو اماء فتیمموا صعیداً طیبا۔ (النسائی ۴۳)

ترجمہ: سو اگر تم پانی نہ پاؤ تو قصد کرو پاک مٹی کا ۔اور زمزم بلاشبہ پانی ہے آب زمزم پر ''ماء'' کا پورا اطلاق ہوتا ہے۔

آبِ زمزم میں پانی ملانا

بہت سے حجاجِ کرام گھر واپس آنے کے بعد عزیزوں اور دوستوں اور خاندان کے لوگوں کو آبِ زمزم بطور تبرک پیش کرتے ہیں، آبِ زمزم میں پانی ملا کر پلاتے ہیں ایسی صورت میں ان لوگوں پر یہ بات واضح کردی جائے کہ آبِ زمزم میں پانی ملایا گیا ہے اور آبِ زمزم کی برکت اس میں موجود ہے لیکن اگر ان کو یہ بات بتائی نہ گئی اور آبِ زمزم کہہ کر پانی پلایا گیا تو اس میں ایک قسم کا جھوٹ ہے جو جائز نہیں۔

اور بعض علماء کا فرمان ہے کہ اس میں پانی کم ملایا ہے اور زمزم غالب ہے تو اس کو زمزم کہا جاسکتا ہے، لیکن پھر بھی بتا دینا چاہئے اور سب سے بہتر بات تو یہ ہے کہ رشتہ داروں کو دوستوں کو جب زمزم دے تو خالص دے چاہے تین تین قطرے منہ میں ٹپکا دے۔

آبِ زمزم کو مکۃ المکرمہ سے اپنے علاقوں میں لیجانا

اہل علم کا اتفاق ہے کہ آبِ زمزم کو مکۃ المکرمہ سے دوسرے شہروں کی طرف منتقل کرنا درست ہے۔

فاکھی نے اخبار مکہ میں اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے کہ:

إِنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا حَمَلَتْ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ فِي الْقَوَارِيرِ لِلْمَرْضَى وَقَالَتْ: حَمَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَدْوَاءِ وَالْقِرَبِ، وَكَانَ يَصُبُّهُ عَلَى الْمَرْضَى، وَيَسْقِيهِمْ (اخبار مکہ للفاکھی 49/2) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ماء زمزم مشکیزوں میں اٹھا کر لے گئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مریضوں پر اسکو چھڑکتے تھے اور انکو پلاتے تھے، امام ترمذی نے اپنی سنن میں روایت کیا ہے: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ

(رقم الحدیث 963)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آب زمزم مکۃ المکرمہ سے لیجایا کرتی تھیں، اور فرماتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی لیجایا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کوئی مہمان آتا تو اس مہمان کو جب کھانا کھلاتے تو اسکو آب زمزم ضرور پلاتے تھے۔

آبِ زمزم فروخت کرنے کا حکم

آبِ زمزم فروخت کرنا بعض حضرات نے جائز لکھا ہے، کیونکہ جب کسی انسان نے اس کو حاصل کرلیا تو اب وہ اس کی ملکیت میں آ گیا، جیسا کہ اور کوئی پانی کسی کی ملکیت میں آجائے تو اس کو فروخت کرسکتا ہے، ایسا ہی آبِ زمزم کا حکم ہونا چاہئے **،لأن المعتمد عندنا أن شراء الشرب لا يصح وقيل إن تعارفوه صح وهل يقال عدم شرائه يوجب عدم اعتباره أم لا تأمل نعم لو كان محرزا بإناء فإنه يملك**(شامی 328/2) لیکن بندہ کے نزدیک آبِ زمزم کو فروخت کرنے کی یہ تدبیر کرنا بہتر معلوم ہوتی ہے، کہ اپنی محنت کی اجرت لے لے، یعنی جا کر بھرنا پھر اس مخصوص شخص تک پہنچانا، یا جس گیلن (زمزمی) میں زمزم بھرا ہوا ہے تو اس گیلن کو بیچے، اور خریدنے والے سے کہے کہ یہ گیلن تمہیں اتنے کا بیچتا ہوں۔

واللہ تعالیٰ اعلم

آبِ زمزم گرم کرنے کا حکم

ماءِ زمزم کو ضرورت کے وقت گرم بھی کیا جاسکتا ہے اگر کوئی اسکی چائے بنانا چاہے تاکہ بابرکت چائے ہوجائے تو اسکو بعض حضرات نے جائز لکھا ہے، اور یوں کہا ہے کہ اسکو گرم کرنے کی ممانعت پر کوئی دلیل نہیں، لیکن بندہ کے نزدیک یہ ہے کہ اس کو کھولانے سے بچانا چاہئے، کیونکہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لعاب مبارک ہے، جیسا کہ حدیث گزر چکی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈول سے زمزم شریف نوش

فرما کر اس میں کلی فرمائی تھی، پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کو بئر زمزم میں ڈال دیا تھا، لہٰذا اس کو کھولا یا نہ جائے، چائے وغیرہ کو بابرکت بنانے کیلئے اس میں دو تین قطرے زمزم کے ٹپکا دے ایسا کرنے سے مشروب ومطعوم بابرکت بھی ہو جائیں گے اور زمزم کا ادب بھی ملحوظ رہے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

آبِ زمزم کھڑے ہو کر پیا جائے یا بیٹھ کر

اس مسئلہ میں علمائے کرام کا اختلاف ہے کہ آبِ زمزم کو کھڑا ہو کر پینا مستحب ہے یا نہیں، ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مناسک میں تخیر کا قول اختیار کیا ہے، وہ لکھتے ہیں: (ثم یأتی زمزم) أی بئرها (فیشرب من مائها) أی قائما و قاعداً

پھر زمزم کے کنویں کے پاس آئے پھر اس میں سے پیئے چاہے کھڑے ہو کر پیئے چاہے بیٹھ کر۔

اور بعض حضرات نے کھڑے ہو کر پینے کو مستحب لکھا ہے، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا تھا۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ. وَفِي البَابِ عَنْ عَلِيٍّ، وَسَعْدٍ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو، وَعَائِشَةَ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ. (ترمذی رقم الحدیث 1882)

اور بعض حضرات کا کہنا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کھڑے ہو کر نوش فرمانا بیان جواز کے لئے تھا نہ کہ مستحب بتانے کیلئے۔ قال النووی: وأما شربه قائما فبیان للجواز۔ قال السیوطي: هذا لبیان الجواز (مرقاة 2746/7)

بندہ کی رائے یہ ہے کہ اگر پہلے سے کھڑا ہوا ہے تو کھڑے ہو کر پی لے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نوش فرمایا، اور اگر بیٹھا ہوا ہے تو کھڑے ہو کر پینے کا تکلف نہ کرے، کیونکہ بیٹھنے سے کھڑے ہو کر پینا ثابت نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

آبِ زمزم سے کفن دھونا

اکثر حجاجِ کرام تبرّک کی نیت سے کفن کے کپڑے آبِ زمزم سے دھوتے ہیں تو اس میں کسی قسم کی قباحت نہیں، بلکہ باعثِ خیر و برکت ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ۱/ ۳۶۲)

آبِ زمزم سے شفایاب ہونے والے حضرات کے چند واقعات

فالج کے مرض سے شفایاب ہونے کا واقعہ

علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے سیر اعلام النبلاء میں (۱۱/ ۲۱۲) لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسلم الدینوری رحمۃ اللہ علیہ یا انکے صاحبزادے احمد بن عبداللہ کا بیان ہے کہ میں نے ایک جماعت کے ساتھ حج کیا اس جماعت کے ساتھ ایک مفلوج آدمی تھا ، میں نے اسکو ایک دن دیکھا کہ وہ صحیح سالم ہے اور طواف کر رہا ہے اور اس پر فالج کے بالکل آثار نہیں ہیں، میں نے اس سے پوچھا کہ تمہارا فالج کیسے ٹھیک ہوا؟ اس

نے جواب دیا کہ میں بئر زمزم پر آیا اور میں نے زمزم لیا اور اس زمزم کو اپنی دواۃ میں ڈالا اور اس دواۃ کی روشنائی سے میں نے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کے بعد سورۃ الحشر کی آخری تین آیات لکھیں اور سورۃ الاسراء کی آیت نمبر ۸۶ لکھی پھر میں نے بارگاہ رب العزت میں عرض کیا کہ اے اللہ آپ کے نبی محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''ماء زمزم لما شرب له'' کہ آب زمزم جس لئے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے اور یہ قرآن آپکا کلام ہے پس مجھے شفاء دیدیجیے اپنی عافیت کے ساتھ، پھر میں نے اسکو آب زمزم سے گھولا اور پی لیا پس مجھے عافیت مل گئی اور فالج کے مرض سے باذن اللہ نجات مل گئی۔

امام زین الدین العراقی رحمۃ اللہ علیہ کا قصہ

امام المحدثین حضرت زین الدین رحمۃ اللہ علیہ نے آب زمزم مختلف نیتوں سے پیا، انکے پیٹ میں تکلیف تھی اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے پیا اللہ تعالیٰ نے نجات عطا فرمادی شفایاب ہو گئے (شفاء الغرام 2/118)

احمد بن عبد اللہ الشریفی رحمۃ اللہ علیہ کا شفا پانا

امام تقی الدین الفاسی رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء الغرام (2/118) میں لکھا ہے کہ شیخ احمد بن عبد اللہ الشریفی نابینا ہو گئے تھے، انہوں نے ماء زمزم بینائی واپس آجانے کی نیت سے پیا پس (بفضل اللہ تعالی) بنائی واپس لوٹ آئی۔

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا آب زمزم پی کر شفایاب ہونا

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ میں نے آب زمزم کئی امراض سے نجات حاصل ہونے کی نیت سے پیا۔ سو اللہ تعالی نے مجھے اپنے حکم سے ان امراض سے نجات عطا فرمادی، اور کہتے ہیں کہ مکہ مکرمہ میں مجھ پر ایسا وقت گزرا ہے کہ میں مریض تھا اور نہ طبیب میسر تھا اور نہ دواء موجود تھی پس میں آب زمزم شفاء کی نیت سے پیتا تھا اور زمزم پیتے ہوئے (قرآن کریم کی آیت) **ایاک نعبد و ایاک نستعین** پڑھتا تھا اور بار بار ایسا ہی کرتا تھا پس مجھے مکمل شفاء حاصل ہوگئی، پھر میں نے ماء زمزم بہت سے دردوں کیلئے پیا پس مجھے بہت زیادہ فائدہ ہوا۔

(زادالمعاد: ۴/ ۳۹۳)

الشیخ عبدالرحمن بن مصلح رحمۃ اللہ علیہ کا شفایاب ہونا

الشیخ عبدالرحمن بن مصلح کا قصہ ہے کہ وہ قرآن شریف حفظ کیا کرتے تھے ان پر ایک وقت ایسا آیا کہ حفظ کرنا مشکل ہوگیا، انکے استاذ نے انکو تیز نظر سے دیکھا انکو بڑی پریشانی لاحق ہوئی (کہ استاذ ناراض ہورہے ہیں) جب انکے والد کو یہ معلوم ہوا تو بہت سے اطباء کے پاس لے گئے لیکن فائدہ نہ ہوا، ذہن کھولنے کیلئے بعض اطباء نے ایک دوا (افلونیا) بتائی لیکن انکے والد راضی نہ ہوئے کیونکہ یہ دوا حرام تھی، عبدالرحمن مصلح کا بیان ہے کہ میرے والد نے مجھے ماء زمزم شفاء کے نیت سے پلانا

شروع کیا، پس میری زبان کھلتی چلی گئی اور جلد ہی زبان کا عقدہ دور ہو گیا۔

آبِ زمزم پیتے وقت اہل اللہ کی دعا اور نیت

زمزم پیتے وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی نیت

ابن المقری نے نشر الآس میں لکھا ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ماء زمزم پیا اور یوں کہا کہ اللّٰھم اشربہ لظمأ یوم القیامۃ یعنی اے اللہ میں اسکو قیامت کے دن کی پیاس سے بچنے کی نیت سے پی رہا ہوں۔

(الجواھر المنظم ص ۴۲ بحوالہ فضل ماء زمزم)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی نیت

حاکم نے اپنی مشہور کتاب 'المستدرک' (۱/ ۴۷۳) میں روایت کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم پیتے تھے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

((اللھم انی اسئلک علماً نافعاً و رزقاً واسعاً و عملاً متقبلا))

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے علم نافع اور رزق واسع اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی نیت

زمزمی نے نشر الآس میں قرۃ العین سے نقل کیا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے پیا کہ یا اللہ مجھے اعلم العلماء (یعنی اپنے زمانہ کا سب سے بڑا

عالم بنا دیجئے) امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دعا قبول ہوئی اور وہ اپنے زمانہ کے اعلم العلماء بنے اور فقہ میں جو انکا مقام ہے وہ اہل حق پر عیاں ہے، انکی فقاہت کا اہل حق میں سے کوئی انکار نہیں کرسکتا، امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الناس فی الفقۃ عیال علی ابی حنیفۃ (التعلیق الممجد 120/1) یعنی لوگ فقہ میں امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد ہیں۔

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا تیراندازی میں صحیح ہدف ہونے کی نیت سے پینا

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مشہور ہے کہ انہوں نے آب زمزم تیراندازی میں صحیح نشانہ لگنے کی نیت سے پیا، لہٰذا انکا نشانہ صحیح لگنے لگا دس تیروں میں نو تیر اپنے صحیح نشانے پر لگتے تھے۔ (فضل ماءزمزم ۱۷۲)

ابوعبداللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ کا تصنیف وتألیف میں مہارت حاصل ہونے کی نیت سے زمزم پینا

روایت کیا گیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ الحاکم صاحب المستدرک علی الصحیحین نے اس نیت سے زمزم پیا کہ انہیں حسن تصنیف حاصل ہوجائے چنانچہ وہ اپنے زمانے کے سب سے اچھے مصنف بن گئے۔

سفیان ابن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کا زمزم پینے والے کو سو احادیث سنانا

مشہور محدث حمیدی رحمۃ اللہ علیہ کا بیان ہے کہ ہم سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انہوں نے یہ حدیث بیان فرمائی ((ماء زمزم لما شرب له)) ترجمہ: آب زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے، پس حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر چل دیا پھر وہ دوبارہ مجلس میں حاضر ہوا اور حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ آپ نے جو حدیث بیان فرمائی ہے "ماء زمزم لما شرب له" کیا یہ صحیح نہیں ہے حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہاں صحیح ہے، اس شخص نے کہا کہ میں اس نیت سے پی کر آیا ہوں کہ آپ مجھے سو حدیثیں سنا دیں سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ سن کر فرمایا کہ بیٹھ جا اور اسی وقت اسکو سو حدیثیں سنا دیں۔

امام ابن المبارک رحمۃ اللہ علیہ کا قیامت کے دن کی پیاس سے بچنے کی نیت سے زمزم پینا

فوائد ابی بکر بن المقرئ میں سوید بن سعید سے روایت ہے کہ میں نے ابن المبارک (رحمۃ اللہ علیہ) کو دیکھا کہ وہ زمزم کے پاس آئے اور بارگاہ الٰہی میں یوں عرض کیا کہ اے اللہ! ابن المؤمل نے مجھے بیان کیا ہے اور انکو ابو الزبیر نے

بیان کیا ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''ماء زمزم لما شرب له'' یعنی ماء زمزم جس لئے پیا جائے وہ پورا ہوجاتا ہے ، یا اللہ میں اسکو قیامت کے دن کی پیاس سے محفوظ رہنے کیلئے پی رہا ہوں۔

علامہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک عجیب قصہ

علامہ سفیان ثوری علمِ حدیث کے بہترین امام ہیں اوران کا شمار اپنے زمانے کے ممتاز علماء میں ہوتا ہے، ان کا وصال ۱۶۱ھ میں ہوا اوران کا زمزم سے متعلق ایک بہت پیارا قصہ ہے جس کو ہم یہاں نقل کرتے ہیں:

اہل ہرات کے ایک عبداللہ نامی شخص کا بیان ہے کہ میں سحری کے وقت بئر زمزم کے پاس آیا پس کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شیخ نے حجر اسود کی طرف سے بئر زمزم میں ڈول ڈالا اور زمزم نوش کیا اور اس ڈول کو انہوں نے جب چھوڑ دیا تو اس ڈول میں بچا ہوا زمزم میں نے پینے کیلئے لے لیا تو وہ بادام کا ستو نکلا، اتنا مزیدار ستو میں نے کبھی نہیں پیا تھا، پھر اگلی رات میں نے تہجد کے وقت ان کا انتظار کیا، پس دیکھا کہ ایک شیخ آئے انہوں نے اپنے ایک کپڑے سے اپنا چہرا ڈھانکا ہوا تھا، پس انہوں نے حجر اسود کی طرف سے ڈول ڈال کر زمزم پیا، پھر ڈول کو چھوڑ دیا پس میں نے اس ڈول کا بچا ہوا زمزم جب پیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں تو شہد ملا ہوا ہے، اس سے پہلے میں نے اتنا عمدہ شربت نہیں پیا تھا، پس پھر تیسری رات باب زمزم پر ان کا

انتظار کیا پھر وہ تہجد کے وقت نمودار ہوئے اور انہوں نے اپنے چہرے کو چھپایا ہوا تھا ،سومیں نے ان کے کپڑے کو پکڑ لیا پس جب انہوں نے زمزم شریف پی کر ڈول چھوڑ دیا ، پھر جب میں نے اس بچے ہوئے کو پیا تو وہ بہت ہی میٹھا دودھ تھا ایسا دودھ میں نے کبھی نہیں پیا تھا، پس میں نے ان کا کپڑا پکڑ کے کہا کہ ربِ کعبہ کی قسم آپ بتادیجئے کہ آپ کون ہیں تو انہوں نے کہا کہ اس شرط پہ بتاؤں گا کہ تم اس بات کو میری زندگی میں چھپا کے رکھنا، تو میں نے کہا ٹھیک ہے میں کسی کو نہیں بتاؤں گا، تو پھر انہوں نے بتایا کہ میں سفیان ابن سعد ثوری ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء: ۷/۷۳)

علامہ ابوبکر ابن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا زمزم شریف سے دودھ پینا

اسی طرح ابوبکر ابن عیاش رحمۃ اللہ علیہ کا بھی قصہ ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے ماء زمزم سے دودھ اور شہد پیا ہے۔

(اخبار مکہ للفاکھی: ۲/۳۹، سیر أعلام النبلاء: ۸/۵۰۱)

علامہ ابوبکر ابن عیاش رحمۃ اللہ علیہ اپنے وقت کے جلیل القدر علماء میں شمار ہوتے ہیں انکی وفات ۱۹۳ھ ہوئی۔

ایک نیک وصالح چرواہے کوآبِ زمزم سے دودھ حاصل ہونا

فاکہی نے اخبارِ مکہ: (۱/۳۹) میں روایت کیا کہ ایک چرواہا تھا جو بہت عبادت گزار تھا، پس جب اس کو پیاس لگتی تھی تو آبِ زمزم میں اس کو دودھ مل جاتا تھا، اور جب وہ وضو کا ارادہ کرتا تھا تو بئر زمزم سے اس کو زمزم کا پانی ہی ملتا تھا۔

بئر زمزم سے دودھ حاصل ہونے کے اور بھی قصے ہیں، ہم صرف ان تین قصوں پر اکتفاء کرتے ہیں۔

امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ کی نیت

سیر اعلام النبلاء: (۱۴/ ۳۷۰) امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ حافظ ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو کہاں سے (اتنا زیادہ) علم حاصل ہوا، انہوں نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"ماء زمزم لما شرب له" یعنی ماء زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پورا ہو جاتی ہے، سو میں نے اس نیت سے زمزم پیا کہ یا اللہ مجھے علم نافع عطا فرما دیجئے۔

ق

دور حاضر کے چند واقعات

{... پہلا قصہ ...}

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب کراچی میں تھے تو ان کے کان میں التھاب (انفیکشن) تھا اور کان بہا کرتا تھا، جب حضرت والد صاحب ہجرت فرما کر حجاز مقدّس تشریف لائے تو زمزم پیا اور دواء بھی لی، مستشفیٰ اُجیاد مکہ مکرمہ میں تشریف لے گئے اور ڈاکٹر کو کان کی تکلیف بتائی ڈاکٹر کے سامنے جو میز تھی اس کی دراز میں سے ڈاکٹر صاحب نے ایک شیشی نکالی اور کہا کہ چند قطرے اپنے کان میں ڈالیں۔

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چند مرتبہ استعمال کی تو وہ تکلیف جو برس ہا برس سے تھی ختم ہوگئی۔

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس ڈاکٹر کا شکریہ ادا کرنے تشریف لے گئے، تو ڈاکٹر نے کہا مولانا یہ تو عام دواء تھی کوئی خاص نہیں تھی دراصل یہ زمزم پینے کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے شفاء عطا فرمادی۔

{......دوسرا قصہ......}

بندہ کا قصہ ہے کہ کئی سال پہلے کی بات ہے کہ حج کے بعد طواف وداع کیا، مطاف میں بہت زیادہ ہجوم تھا نیچے تین چکر کرنے کے بعد اوپر کی منزل میں جا کر

باقی چار چکر کئے، یہ تو معلوم ہے کہ پہلی منزل میں طواف کرنا بہت لمبا ہوجاتا ہے،

طواف کر کے بہت زیادہ تھکاوٹ ہوگئ، ٹانگیں جواب دینے لگیں، اور گاڑی شارع منصور پر کھڑی تھی جو حرم شریف سے بہت فاصلہ پر ہے، راستہ میں چڑھائی بھی تھی پیدل جانا تھا کیونکہ سواری نہیں مل رہی تھی، بندہ نے زمزم پیا اور نیت کی میری تھکن دور ہوجائے اور قوت ونشاط آجائے، تین گلاس زمزم پیا بحمد للہ تعالیٰ فوراً قوت ونشاط پیدا ہوگئ، گویا کہ تھکن تھی ہی نہیں۔

بندہ پیدل چل کر حفائر کا پہاڑ عبور کر کے شارع منصور پہنچا، گاڑی میں بیٹھا اور جدہ روانہ ہوگیا، یہ آب زمزم کی عجیب برکت ہے۔

{......تیسرا قصہ......}

۱۴۲۵ھ میں جب ہمارے شیخ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ عمرہ کیلئے تشریف لائے تو احقر ملاقات کیلئے مکۃ المکرمہ حاضر ہوا، بلیڈ پریشر کی پہلے سے کچھ شکایت تھی لیکن معمولی سی تھی، اچانک سر چکرانے لگا، آنکھوں کے نیچے اندھیرا آیا، بندہ شامیہ میں حرم شریف کے بالکل قریب ٹھرا ہوا تھا فوراً حرم شریف حاضر ہوا، اور بلیڈ پریشر سے نجات حاصل ہونے کی نیت سے زمزم شریف سیر ہوکر پیا، الحمد للہ بندہ شفایاب ہوگیا۔

{......چوتھا قصہ......}

ایک مرتبہ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء کی طرف سے مدینہ منورہ میں مزرعۃ

الدہلوی میں ایک پروگرام رکھا گیا،جنوب افریقہ سے حضرت والا کے خلیفہ مجاز مفتی محمد زبیر صاحب تشریف لائے ہوئے تھے،اس میں حضرت مفتی صاحب کے بیان کا نظم تھا اور بندہ سے بھی بیان کرنے کی فرمائش کی گئی تھی ، بندہ نے مسجد نبوی شریف میں اس نیت سے زمزم پیا کہ یا اللہ! میرے بیان میں اثر ڈال دیجئے ،

زمزم پینے کے بعد مسجد نبوی شریف سے مزرعۃ الدھلوی پہنچا جیسے ہی جا کے پروگرام میں پہنچا تو بندہ کے بیان کا وقت آچکا تھا،منتظم کی طرف سے اعلان ہوا کہ مولانا عبدالرحمن کوثر صاحب بیان کرنے کیلئے تشریف لے آئیں۔

چنانچہ بندہ پہنچا اور فوراً بیان شروع کردیا، اللہ تبارک وتعالیٰ نے بندہ کے بیان میں ایسا اثر ڈالا کہ حاضرین میں کئی حضرات کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

حضرت والا کے ایک خلیفہ مجاز بیان کے بعد فرمانے لگے کہ بیان میں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسا کہ ابھی ابھی ان باتوں کا نزول ہو رہا ہے۔

{...... پانچواں قصہ......}

حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک دوست علی الحق صاحب صدیقی مرحوم جو جدہ میں مقیم تھے، وہ مکہ مکرّمہ آئے اور آب زمزم کی جگہ ان کا پاؤں پھسل گیا۔ اوران کی کمر میں اندرونی چوٹ آئی ،جدہ میں ایک کمپنی میں ملازمت تھی ، کمپنی

کے ڈاکٹر کو دکھایا، تا کہ چھٹی مل جائے، ڈاکٹر نے کہا کہ میں آپ کو چھٹی نہیں دے سکتا کیونکہ ظاہراً مجھے کوئی چوٹ نظر نہیں آ رہی۔

یہ پریشان ہوئے کہ مجھے تکلیف ہے اور یہ چھٹی نہیں دے رہا۔

پھر یہ واپس مکۃ المکرمہ حاضر ہوئے اور آب زمزم کی جگہ پہنچے دوبارہ انکا پاؤں پھسل گیا اور گر پڑے جب اٹھے تو گزشتہ دفعہ گرنے سے جو تکلیف ہوئی تھی ایک دم ختم ہوگئ۔ **سبحان اللہ**

{......چھٹا قصہ......}

میرے بیٹے مفتی حمادُ الرّحمن سلمہ اللہ تعالیٰ کے چہرے پر عجیب سے دانے نکل آئے تھے، مدینہ منورہ کے مستشفیٰ المیقات میں جلد کے ڈاکٹر کو دیکھایا اس نے تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ ایسے دانے ہیں جو گھر میں دوسروں کو بھی ہو سکتے ہیں، بندہ نے حمادُ الرحمن سلمہ کو اس بات کی ترغیب دی کہ شفا کی نیت سے زمزم پیو،

حمادُ الرحمن سلمہ مسجد نبوی شریف گئے اور زمزم چہرے پر ڈالا اور بہ نیت شفا زمزم پیا ،بفضل اللہ دانے ایسے غائب ہوئے کہ گویا نکلے ہی نہیں تھے۔

یہ چند قصے قلم بند کر دیئے ہیں تا کہ قارئین پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ((ماءزمزم لماشرب له)) کی برکات واضح ہو جائیں۔

☆......★......☆

ایک اہم اور ضروری نوٹ:

آبِ زمزم جس نیت سے پیا جائے وہ پورا ہوتا ہے آنحضرت ﷺ صادق ومصدوق ہیں یہ ان کا ارشادِ گرامی ہے جو سچ ہی سچ ہے لیکن یہ بات واضح رہے کہ جن لوگوں نے مختلف نیتوں سے پیا اور ظاہراً اس کے اثرات مرتب نہیں ہوئے تو یہ ان کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے یہ لوگ ایسے اعمال میں مبتلا ہیں جو دعا کی قبولیت میں رکاوٹ ہیں جیسے حرام کمانا اور کھانا اور مشتبہات سے نہ بچنا والدین کا نافرمان ہونا ان کی حق تلفی کرنا قطع رحمی کرنا، جہراً معصیت میں مبتلا ہونا، اور دعا کی قبولیت میں جلد بازی مچانا، وغیرہ وغیرہ۔ لہٰذا تمام گناہوں سے توبہ کرکے پھر جس نیت سے زمزم شریف پیئے گا تو جو چاہے گا سو پائے گا، بشرطیکہ ایسی نیت نہ کرے جس کا نہ ہونا کتاب وسنت سے معلوم ہو چکا، اور یہ بھی ادب ملحوظ رہے کہ جس نیت سے پی رہا ہے اس کو حاصل کرنے کا سبب بھی اختیار کرے جیسا کہ دعاء کے آداب میں ہے۔ اور ایسے اوقات میں زمزم پیئے جن اوقات میں دعا قبول ہوتی ہے، ان اوقات میں تہجد کا وقت اور روزے دار کا افطاری کا وقت خاص طور سے قابل ذکر ہے، واللہ ولی التوفیق

سعید

مؤلف کی تصانیف

(۱) حافظ قرآن اور اُسکا مقام (عربی۔اردو۔بنگلہ۔انگلش)

(۲) آداب تلاوت (اردو۔بنگلہ) (۳) فتح الرحمن فی تفسیر کلماتِ القرآن (عربی۔اردو

(۴) تحفۂ درودوسلام (عربی۔اردو۔بنگلہ۔انگلش)

(۵) فضائل حج وعمرہ (عربی۔اردو) (٦) آدابِ حج (حج کے (۱۰۰) اہم آداب)

(۷) جامع المناسک

(۸) یادگارِ صالحین (حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح حیات)

(۹) علماءِ حق اور انکی خدماتِ حدیث (عربی۔اردو)

(۱۰) آبِ زمزم کے فضائل ومسائل وآداب

(۱۱) احکامِ اعتکاف

(۱۲) مریض کی عیادت کیجئے اور جنت میں گھر بنائیے (عربی۔اردو۔بنگلہ۔انگلش)

(۱۳) فضل انفاق المال فی مرضاۃِ اللہ المتعال (عربی)

(۱۴) المدخل الیٰ الدراسات الأسلامیۃ (عربی) (۱۵) کتابُ المنہیات (عربی)

(۱٦) اتحاف حملۃ القرآن الکریم (عربی) (۱۷) مدینہ منورہ کے فضائل (عربی۔اردو۔بنگلہ)

(۱۸) صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے محبت کے واقعات (عربی۔اردو)

(۱۹) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا قرآن کریم میں مقامِ عالی

(۲۰) خروج فی سبیل اللہ کے فضائل (۲۱) دعوتِ اسلام کی اہمیت

(۲۲) خواتین کے اہم مسائل حج (۲۴) مسائل طواف (باندازسوال وجواب)

(۲۵) آدابِ سفر (۲٦) طیب العنبر فی جمال النبی الأنور صاحب الوجه

الأنور والجبین الأزہر (عربی) (۲۷) تاریخ الفتاوی الاسلامیۃ
(۲۸) تخریج وتحقیق وتعلیق علیٰ کتاب ''عمل الیوم واللیلۃ'' لابن السنیؒ (عربی)
(۲۹) فضل الاستغفار